روزنامہ **الفضل** ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷-۴۲ | سوموار ۴ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ - ۹ امان ۱۳۷۱ہش - ۹ مارچ ۱۹۹۲ء | نمبر ۵۸

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ہماری جماعت کو اس بات کا بہت خیال چاہیئے کہ اگر ایک شخص فوت ہو جاوے تو حتی الوسع سب جماعت کو اس کے جنازہ میں شامل ہونا چاہیئے۔ اور ہمسایہ کی ہمدردی کرنی چاہیئے یہ تمام باتیں حقوق العباد میں داخل ہیں۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ جس تعلیم اور درجہ تک خدا تعالیٰ پہنچانا چاہتا ہے۔ اس میں ابھی بہت کمزوری ہے۔ صرف دعوی ہی دعوی نہ ہونا چاہیئے کہ ہم ایمان دار ہیں۔ بلکہ اس ایمان کو طلب کرنا چاہیئے۔ جیسے خدا چاہتا ہے بھائیوں کے حقوق کو اور ہمسایوں کے حقوق کو شناخت کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ زبان سے کہہ لینا کہ ہم جانتے ہیں بے شک آسان ہے مگر سچی ہمدردی اور اخوت کو برت کر دکھلانا مشکل ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ تمام حرکات، اعمال افعال کے لئے ایمان مثل ایک انجن کے ہے۔ جب ایمان ہوتا ہے تو سب حقوق خود بخود نظر آتے جاتے ہیں اور بڑے بڑے اعمال اور ہمدردی خود ہی انسان کرنے لگتا ہے، ایمان کا تخم آہستہ آہستہ ترقی کرتا ہے لیکن یہ ہر ایک کے نصیب میں نہیں ہوتا۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۰۶-۴۰۷)

احمدی زمیندار اپنے فرائض پوری تندھی کے ساتھ ادا کریں

اقتباس از خطاب فرمودہ سیدنا حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔

"مصر میں مَیں گیا تو وہاں میں نے دیکھا کہ برسیم کے کھیت اتنے اونچے تھے کہ برسیم قد آدم تک نکلی ہوئی تھی اور ریل کی کھڑکیوں میں سے برسیم کے پودے اندر آجاتے تھے۔ مَیں نے ان سے پوچھا کہ یہ تم کب سے لگاتے ہو۔ انہوں نے کہا سینکڑوں سال سے گویا سینکڑوں سال سے وہاں برسیم بوئی جارہی ہے اور سینکڑوں سال سے اسی میں کپاس بوئی جارہی ہے اور پھر وہاں سارے ملک کی اوسط پچیس من ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ وہاں چھوٹے چھوٹے زمیندار بھی چالیس چالیس پچاس پچاس من فی ایکڑ پیدا کرتے ہیں اور اسی کپاس کی قیمت ہمارے ملک سے بہت زیادہ ہے۔ یہ سمجھ لو وہ قریباً سولہ سو اٹھارہ سو یا دو ہزار روپیہ صرف کپاس سے پیدا کر لیتے ہیں۔ علاوہ دوسری فصلوں کے۔ اس کو دیکھتے ہوئے ہم نے بھی برسیم لگوائی۔ مَیں نے سمجھا کہ اس سے فصل کو فائدہ پہنچے گا مگر مینیجر کہنے لگا ہم بہتیرا شور مچاتے رہتے ہیں مگر یہ لوگ زمین میں کھاد کے طور پر اسے دفن ہی نہیں کرتے کاٹ کے جانوروں کو کھلا دیتے ہیں۔ اور پھر فصل ویسی کی ویسی رہ جاتی ہے۔ غرض برابر دس بارہ سال سے ہم وہاں زور لگا رہے ہیں مگر ابھی تک ہمارے احمدی زمیندار اس طرف متوجہ نہیں ہوئے۔ حالانکہ اس میں زمیندار کا اپنا فائدہ ہے۔ اگر اس جگہ پر پچیس من کپاس پیدا ہوگی تو ساڑھے بارہ من تو زمیندار کی ہوگی۔ گویا قریباً چار سو روپیہ فی ایکڑ اس کو ملیں گے لیکن ہوتا یہ ہے کہ وہ اس فصل کو ضائع کرتا ہے اور اس میں GREEN MANURING نہیں کرتا جس کی وجہ سے بجائے فائدہ کے اسے نقصان ہو جاتا ہے۔ بلکہ بعض دفعہ تو ہم نے دیکھا ہے کہ ایک روپیہ فی ایکڑ بھی آمدن نہیں ہوتی۔ حالانکہ یورپ کے لحاظ سے ڈیڑھ ہزار روپیہ فی ایکڑ ہمیں ملنا چاہیئے۔ اٹلی کا حساب بھی لگا لیا جائے تو سات سو روپیہ فی ایکڑ مجھے ملنا چاہیئے یا انجمن کو ملنا چاہیئے جس کی زمین ہے اور سات سو روپیہ فی ایکڑ ہر احمدی زمیندار کو ملنا چاہیئے۔ اگر اس طرح آمد ہونے لگے تو صرف سندھ کے جو احمدی مزارع ہیں ان سے ہی دس لاکھ روپیہ سالانہ چندہ

باقی صہ ۳ پر

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی صحت کے بارے میں تازہ اطلاع اور دُعا کی درخواست

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے لندن سے ۷، مارچ کو جو اطلاع بھجوائی ہے وہ ذیل میں درج کی جارہی ہے۔

حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارہ میں مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی رپورٹ کے مطابق

"حضرت سیدہ بیگم صاحبہ میں اگرچہ یرقان کی علامات موجود ہیں لیکن تدریجاً ان میں کمی آرہی ہے جس کی وجہ سے طبیعت پر خدا کے فضل سے اچھا اثر ہے۔ جن ادویات کے ذریعہ اصل بیماری کا علاج جاری ہے جہانتک ان کے اثرات کی قطعی تعیین کا تعلق ہے یہ کچھ عرصہ کے بعد جدید برقی آلات کے ذریعہ طے کیا جائے گا۔ جہانتک عمومی صحت کا تعلق ہے مسلسل گرتی ہوئی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے سنبھل گئی ہے اور طبیعت میں پہلے کی نسبت زیادہ بشاشت اور خود اعتمادی پیدا ہو رہی ہے۔ خدا کرے کہ یہ ظاہری علامتیں بیماری میں حقیقی کمی کی آئینہ دار ثابت ہوں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ حسب سابق اپنی پُرخلوص دعائیں جاری رکھیں۔"

نماز دین کا ستون ہے۔

(نظارت اصلاح وارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۹۔ امان ۱۳۷۱ ہش ۹۔ مارچ ۱۹۹۲ء

عُمر کی درازی ــــ نیکیاں

عام طور پر اپنے لئے بھی یہ دعا کی جاتی ہے اور دوسروں کو بھی یہ دعا دی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ لمبی زندگی عطا کرے۔ ہم خود بھی زیادہ دیر زندہ رہنا چاہتے ہیں اور اپنے جاننے والوں کو۔ رشتہ داروں کو اور دوستوں کو بھی زیادہ دیر تک زندہ دیکھنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ اس لئے بعض اوقات بعض لوگوں کی وفات پر مُنہ سے ایسے کلمات نکلتے ہیں کہ بیچارہ جلدی ہی چلا گیا۔ ابھی اس کے مَرنے کے کہاں دن تھے۔ بلکہ ہوتا تو یوں بھی ہے کہ کوئی شخص کسی ہی عمر میں وفات کیوں نہ پائے دل کے کسی کونے میں یہ خواہش دبی ہوئی ہوتی ہے۔ ابھی کچھ دن اور جیتا رہتا تو کیا تھا۔

اور اس میں کیا شک ہے کہ لمبی عمر بھی خدا کی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ انسان اچھا ہے تو مزید اچھے کاموں کا موقعہ مل جاتا ہے۔ اور اچھا نہیں ہے تو یہ وقت اس کے اچھا بن جانے کے امکانات ہیں اور کون کہہ سکتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو کتنا بدل لے گا اور اچھا بن جائے گا۔ بہت کم لوگ اتنے بُرے ہوتے ہیں کہ ان کے ماحول کے لوگ ان کے اٹھائے جانے کی دعا کریں۔ یا ان کے اٹھائے جانے پر سکون کا سانس لیں۔ (اللہ تعالیٰ ہر شخص کو لمبی عمر کے ساتھ ساتھ زیادہ سے زیادہ نیکیوں کی توفیق دے اور بُرائیوں سے کنارہ کشی کر کے اچھے کاموں کی طرف رغبت پانے کی سعادت عطا کرے)

لیکن لمبی عمر ہے کیا۔ کیا اسے سالوں سے ماپا جائے۔ یا اسے کاموں سے دیکھا جائے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں: "زندگی کا اصل منشاء اور درازیٔ عمر کی غائت تو کامیابی اور بامراد ہونا ہے۔ پس جب کوئی شخص اپنے مقاصد میں کامیاب اور بامراد ہو جائے اور اس کی کوئی حسرت اور آرزو باقی نہ رہے اور مرتے وقت نہائت اطمینان کے ساتھ اس دنیا سے رخصت ہو تو وہ گویا پوری عمر حاصل کر کے مَرا ہے اور درازیٔ عمر کے مقصد کو اس نے پا لیا ہے۔ اس کو چھوٹی عمر میں مرنے والا کہنا سخت غلطی اور نادانی ہے۔"

پہلے تو اس ارشاد کو اپنی زندگی میں مدنظر رکھنا لازمی ہے۔ ہم ایسے کام کریں کہ ہمارے مقاصد حاصل ہو جائیں۔ ایسی باتوں سے گریز کریں جو ہماری منزل کی راہ میں حائل ہوں۔ اور مَرنے کے بعد لوگوں کے لئے یہ بات باعث اطمینان ہو کہ اس شخص نے اچھی زندگی گذاری۔ سالوں کو گننے کی بجائے اور اس پر افسوس کا اظہار کرنے کی بجائے جانے والے کی خوبیوں کو سامنے رکھا جائے۔ ان کا تذکرہ کیا جائے اور اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے کہ وہ شخص جیا اور بہت اچھا جیا۔ اور گیا تو بہت اچھی حالت میں گیا۔

سلوک کرتے ہیں کیا اپنی بیویوں سے ہم
معاشرے کے لئے بات ہے یہ سب سے اہم
کِھلیں نہ پھول اگر پیار کے کسی گھر میں
اثر ہر ایک پہ کرتا ہے یہ غلط موسم

ابوالاقبال

دُور بہت بیٹھا ہوں مَیں اور تو آتا ہے یاد
میٹھا رس ہیں بول ترے، اور بول مرے، فریاد

آنگن آنگن بادل برسا، برسا چھاجوں چھاج
بُوندا باندی نے میرے گھر کی بھی رکھ لی لاج

سپنوں کو اپنا کر مَیں نے جیون تان اڑائی
پلکوں کی چھاؤں نے دے دی نندیا کی گہرائی

تُو نے اپنے دیس میں جا کر سب کی، کی پہچان
اپنے اور پرائے تجھ پر اب کرتے ہیں مان

مَیلی آنکھ سے دیکھنے والے اب کرتے ہیں پیار
تیرے حُسنِ خُلق سے چمکی ہیں ساری اقدار

سب کہتے ہیں اب تو آجا اور یہیں پر رہ جا
جاتے جاتے واپس آنے کی اِک بات تو کہہ جا

تیرے آجانے سے اپنا رُوپ نکھرتا جائے
سمٹی سمٹی خوشبوؤں کا جال بکھرتا جائے

جن آنکھوں میں پیار بھرا ہے انکی رکھ لے لاج
جیتے جاگتے رُوح کے جذبے، یہ ہیں کل اور آج

لہروں کے کاندھوں نے مُجھ کو دریا پار اُتارا
اَب پانی سے پُوچھ رہا ہوں مَیں جیتا یا ہارا

مَیں نے اپنی بات کہی اور دل کا درد بتایا
کون نسیمؔ مجھے سمجھائے کیا کھویا، کیا پایا

نسیمؔ سیفی

صدقات کی طرف ضرور توجہ دیں

ہر وہ شخص جو صدقہ کا مستحق ہے وہ آپکی نظر میں ہونا چاہیئے تاکہ آپ جب بھی ممکن ہو اسے صدقہ دے کر اسکی مدد کر سکیں ــــ اور اپنی بھی
اگر آپ اس طرح غرباء کی مدد کرتے رہیں تو اللہ تعالیٰ بھی آپ سے راضی رہے اور معاشرہ کی ناہمواری بھی کم ہوتی رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا محمد منور

سواحیلی زبان میں جماعتی کتب کے تراجم

روزنامہ "الفضل" کی ۲۹۔ جنوری ۱۹۹۲ء کی اشاعت میں خاکسار کا ایک مضمون دوسری بار شائع ہوا تھا۔ جس میں جماعت احمدیہ کی علمی خدمات کی کچھ تفصیل تھی۔ وہ مضمون ساڑھے پندرہ سال پہلے لکھا گیا تھا۔ ذیل میں اسی سلسلہ میں بعض اور کتب کے تراجم کا تذکرہ مطلوب ہے۔ امید ہے علم دوست حضرات اس سے فائدہ حاصل کر سکیں گے۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب (اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو) نے اپنے ایک خصوصی سلسلہ اسناد سے چالیس احادیث کا مجموعہ شائع فرمایا تھا۔ یہ احادیث الفاظ کے لحاظ سے مختصر اور معانی کے لحاظ سے جامع تھیں۔ ان کا سواحیلی میں ترجمہ مع متن شائع کیا گیا۔ تاکہ بچے اور نوجوان انہیں حفظ کر لیں اور اپنی زندگی میں ان سے راہنمائی حاصل کریں۔ یہ مجموعہ مقبول ہے اور عرصہ سے اس سے استفادہ کیا جا رہا ہے۔

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے) نے قیام لندن کے دوران ایک مفید کتاب انگریزی میں تالیف فرمائی تھی۔ مشرقی افریقہ میں انگریزی زبان بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ اس کتاب کے بہت سے نسخے سکندر آباد (دکن) سے منگوا کر انگریزی دان حضرات میں پھیلائے گئے۔ اس کے مضامین کو عام کرنے کے لئے اس کا ترجمہ سواحیلی میں کیا گیا۔ یہ خدمت ہمارے ایک مقامی دوست جناب محمد ایچ کی بنڈو (M.H. KIBINDU) کے حصہ میں آئی۔ یہ کتاب طبع ہو کر عوام و خواص سے داد و تحسین حاصل کر رہی ہے۔

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری (اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماتا رہے) نے قیام مصر کے عرصہ میں ایک عیسائی پادری سے دلچسپ مباحثہ فرمایا تھا۔ بعد میں اسے 'مباحثہ مصر' کے نام سے شائع کیا گیا۔ اس کا سواحیلی ترجمہ محترم مولانا ملک جمیل الرحمٰن صاحب رفیق بی۔ ایس سی نے فرمایا۔ تمام مذاہب کے متبعین اسے شوق سے خریدتے اور پڑھتے ہیں۔

حضرت میر محمد اسحاق صاحب (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) نے سیرۃ النبی کے موضوع پر ایک تقریر فرمائی تھی۔ جسے افادہ عام کے لئے پمفلٹ کی صورت میں 'اسوۂ حسنہ' کے نام سے شائع کیا گیا تھا۔ اس کا ترجمہ ایک احمدی استاد جناب بی۔ کے حیری (B.K. HERI) نے کیا۔ یہ صاحب پادری بننے کے لئے ایک سیمنری میں داخل تھے۔ محترم مولانا عبدالکریم صاحب شرما کے ذریعہ جماعت میں شامل ہوئے۔ ترجمہ و تحریر کا اچھا مذاق رکھتے ہیں۔ جماعت کے سواحیلی ماہنامہ MAPENZI YA MUN- (محبت الٰہی) (لاہنا میں ان کی تحریرات چھپتی رہتی ہیں۔

حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب (اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان سے راضی رہے) نے ایک عام فہم اور دلچسپ رسالہ "کفارہ" کے متعلق لکھا تھا۔ اس کا سواحیلی ترجمہ بھی عام مقبولیت کی سند حاصل کر چکا ہے۔

محترم مولانا صوفی محمد اسحاق صاحب سابق انچارج مربی یوگنڈا نے دو کتب کا عربی متن کے ساتھ سواحیلی ترجمہ شائع کروایا۔ ہر دو کتب سے بکثرت استفادہ کیا جاتا ہے۔

نائیجیریا حکومت کے سرکاری سکول کے پرنسپل جناب شکیل احمد منیر صاحب نے SHROUD کے بارہ میں ایک مدلل کتاب انگریزی میں تالیف فرمائی۔ دسمبر ۱۹۷۶ء میں جب خاکسار کینیا گیا تو اس کتاب کا ایک نسخہ نائیجیریا سے مجھے ملا۔ مواد بڑی محنت سے یکجا کیا گیا تھا۔ موضوع بھی اس وقت زبان زد خلائق تھا۔ اس لئے میں نے صدر جماعت احمدیہ نیروبی جناب عثمانی گاگوریا صاحب سے درخواست کی کہ وہ اس کا ترجمہ سواحیلی میں کر دیں۔ یہ کتاب بھی بڑی دلچسپی سے پڑھی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ہم پر یہ بھی عظیم فضل ہے کہ اعلیٰ عہدوں پر فائز احمدی احباب دنیوی تعلیم میں نمایاں مقام رکھنے کے ساتھ ساتھ دینی علوم سے بھی پوری طرح واقف ہوتے ہیں۔ جب بھی انہیں موقع میسر آئے۔ وہ دینی خدمات بلا تکلف بجالا سکتے ہیں۔ ہمارے ٹیچر۔ پروفیسر۔ ڈاکٹر۔ انجنیئر اور وکیل صرف اپنے پیشہ ہی میں مہارت نہیں رکھتے۔ بلکہ اپنے دین کے اصول و فروع سے بھی مکمل واقفیت رکھتے ہیں اور اپنے علم اور تجربے کا نچوڑ بنی نوع انسان کی سربلندی کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک مشہور و معروف تصنیف "... اصول کی فلاسفی" کا بہت سی زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ سواحیلی زبان میں اس کا ترجمہ کرنے کی سعادت محترم مولانا ملک جمیل الرحمٰن صاحب رفیق کے حصہ میں آئی۔ چند ہی سال ہوئے اسے نہایت اعلیٰ کاغذ پر عمدہ طباعت کے بعد کتابی صورت میں شائع کرایا گیا ہے 'فلاسفی' کے کچھ حصوں کے تراجم سواحیلی ترجمۃ القرآن میں چھپے تھے۔ تب سے قارئین کرام کا مطالبہ تھا کہ اتنی مؤثر اور دلنشین کتاب انہیں ان کی اپنی زبان میں مہیا کی جائے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے ان کا دیرینہ مطالبہ پورا کر دیا ہے۔

جیسا کہ محولہ بالا مضمون میں مذکور ہے۔ سواحیلی ترجمۃ القرآن ۱۹۵۳ء میں نیروبی سے چھپا تھا۔ پہلی بار اس کے دس ہزار نسخے طبع ہوئے۔ دوسری بار اس کے پانچ ہزار نسخے پاکستان میں طبع کرائے گئے۔ تیسری بار لندن سے دس ہزار نسخے طبع کرائے گئے۔ جب ترجمۃ القرآن کی طباعت پر پچیس برس گذر گئے تو خاکسار نے اس کے مضامین کا انڈیکس تیار کر کے اس کے شروع میں شامل کر دیا۔ اس طرح مختلف موضوعات کی تلاش میں قدرے آسانی پیدا ہو گئی۔ یہ انڈیکس ترجمۃ القرآن سواحیلی کی سلور جوبلی کے تحفہ کے طور پر پیش کیا گیا۔ احباب نے اس پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

مندرجہ بالا تفصیل سے عیاں ہے کہ پاکستانی مربیان سواحیلی زبان میں تصنیف و ترجمہ کے کام میں اکیلے نہیں ہیں۔ مقامی احباب بھی علمی اور دینی مضامین اخذ کر کے انہیں اپنے ہم وطنوں کی خدمت میں عمدہ اسلوب میں پیش کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ یہ جذبہ خدا تعالیٰ کے فضل سے روز افزوں ہے۔ ہمارے سواحیلی ماہنامہ کی ادارت بھی اب ایک تنزانیا کے نوجوان کے سپرد ہے۔ جو تھوڑا عرصہ ہوا یہاں سے اپنی تعلیم مکمل کر کے وطن واپس گئے ہیں۔

مشرقی افریقہ میں جتنا بھی جماعتی لٹریچر سواحیلی زبان کا جامہ پہن چکا ہے وہ سب کا سب حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ آپ کے مقدس جانشینوں اور سلسلہ کے جید علمائے کرام کے رشحاتِ قلم کا نتیجہ ہے یہ اس فکری اتحاد کا نمونہ ہے جو جماعت کے تمام بیرونی مراکز کو اپنے اصلی مرکز سے ہے۔ لاریب یہ مرکزیت اور نظامِ امامت کی برکت ہے۔ جس کی وجہ سے جڑ اور اس کی تمام شاخیں باہم وابستہ و پیوستہ ہیں مرکزی نور جماعت کے تمام وابستگان کے رگ و ریشے میں پیہم جاری و ساری ہے۔ امام جماعت کا متحرک وجود جہاں بھی ہو۔ جماعت کے تمام زندہ و فعال پرزے فوری طور پر اس سے منسلک ہو جاتے ہیں۔ گویا وہ لوہے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہیں جو آنِ واحد میں مقناطیس سے چمٹ جاتے ہیں۔

بقیہ: ص ۱ سے آگے

آسکتا ہے بشرطیکہ وہ فصل یورپین طرز پر بوئیں۔ پس جماعت کے زمینداروں کو توجہ کرنی چاہیئے۔ اسی طرح ملازموں کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنے فرائض کو ایسی تندہی سے ادا کریں کہ ان کو ترقی ملے۔ طالب علموں کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ایسا اچھا پڑھیں کہ اچھے سے اچھے عہدے ان کو ملیں۔"

(خطاب فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۵ء)

تحریکِ جدید

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے قرب میں بڑھنے کا تحریک جدید کے ذریعہ جو موقع عطا فرمایا ہے۔ اس کو ضائع مت کرو آگے بڑھو اور خدا تعالیٰ کے بہادر سپاہیوں کی طرح جو جان و مال کی پرواہ نہیں کیا کرتے اپنا سب کچھ قربان کر دو۔ اور دنیا کو یہ نظارہ دکھا دو کہ بے شک دنیا میں دنیاوی کامیابیوں اور عزتوں کے لئے قربانی کرنے والے لوگ پائے جاتے ہیں مگر محض خدا تعالیٰ کے لئے قربانی کرنے والی جماعت آج دنیا کے پردہ پر سوائے جماعت احمدیہ کے اور کوئی نہیں اور وہ اس قربانی میں ایسا امتیازی رنگ رکھتی ہے جس کی مثال دنیا کی اور کوئی قوم پیش نہیں کر سکتی۔ یاد رکھو تحریک جدید اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ کالم

س: قدرتِ ثانیہ کے دورِ ثانی کے پچاس سال پورے ہونے پر لجنہ اماء اللہ نے کیا پیشکش کی
ج:۔ ۲۷ر دسمبر ۱۹۶۴ء کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے قدرتِ ثانیہ کے دورِ ثانی پر پچاس سال گذرنے پر بطور نذرانہ ڈنمارک کے دارالخلافہ کوپن ہیگن میں ایک بیت الذکر کی تعمیر کی پیشکش کی تھی۔
س۔ قدرتِ ثانیہ کے قیام پر پچاس سال پورے ہونے کی تقریب میں لجنہ اماء اللہ نے کس طرح حصہ لیا۔
ج: پاکستان اور بیرونِ ملک کی لجنات نے اس پُرمسرت تقریب پر حضرت فضلِ عمر کی خدمت میں دلی مبارکباد کے پیغامات بذریعہ خطوط و تار بھجوائے۔
س: حضرت فضلِ عمر کی پیدائش کب اور کہاں ہوئی
ج:۔ آپ کی پیدائش ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو قادیان میں ہوئی۔ جو ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں مندرج خدائی خبر کے مطابق تھی۔
س: آپ کا وصال کب ہوا
ج:۔ آپ کا وصال ۸ر نومبر ۱۹۶۵ء بروز دوشنبہ صبح دو بجکر بیس منٹ پر ربوہ میں ہوا۔
س: قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثالث کا انتخاب کب ہوا۔
ج: ۸،۹ر نومبر ۱۹۶۵ء کی درمیانی رات بعد نماز عشاء قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثالث کا انتخاب بیت المبارک ربوہ میں ہوا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر کے طور پر منتخب ہوئے۔ آپ کی ولادت ۱۵ر نومبر ۱۹۰۹ء کو قادیان میں ہوئی۔ جو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو ۲۶ر دسمبر ۱۹۰۵ء کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی بشارت کے تحت ظہور پذیر ہوئی۔
س: جماعت کے مردوں اور عورتوں نے حضرت فضلِ عمر سے اپنی محبت کا عملی ثبوت کسطرح پیش کیا۔
ج:۔ ۱۹ر دسمبر ۱۹۶۵ء کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر عالمی عدالت کے جج حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے حضرت فضلِ عمر کے بیشمار کارناموں اور ان گنت احسانوں کی یادگار کے طور پر پچیس لاکھ روپیہ کا فنڈ قائم کرنے کی تحریک کی جس کا نام فضلِ عمر فاؤنڈیشن تجویز کیا گیا۔ اس میں جماعت کے ہر مرد و زن نے والہانہ طور پر حصہ لیا۔
س: بڑی عمر کی خواتین کو دینی علوم سے روشناس کرانے کے لئے دعوت الی اللہ کلاس کا افتتاح کب ہوا۔
ج: ۱۹ر مارچ ۱۹۶۵ء کو ربوہ میں بڑی عمر کی خواتین کو دینی علوم سے روشناس کرانے کیلئے محترمہ نصیرہ بیگم صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے افتتاح کیا۔

س: ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں لجنات نے دفاعی سرگرمیوں میں کیا حصہ لیا۔
ج:۔ ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں لجنات نے جنگ کے نتیجہ میں بے گھر ہونے والوں اور فوج کے سرفروشوں مجاہدین کی امداد کیلئے دل کھول کر عطیات فراہم کئے جن میں نقدی، کپڑے برتن، جوتے، کوٹ زنانہ و مردانہ، سویٹر، برقع وغیرہ اشیاء شامل تھیں۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے صدر پاکستان کو دس ہزار روپیہ دفاعی فنڈ میں بھجوایا۔ ربوہ کے علاوہ پاکستان بھر کی لجنات نے دفاعی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔
س: ۱۹۶۵ء کی مشاورت پر اشاعت لٹریچر کے سلسلہ میں لجنہ اماء اللہ نے کیا تجویز پیش کی۔
ج: لجنہ اماء اللہ کی طرف سے شوریٰ ۱۹۶۵ء میں یہ تجویز پیش ہوئی کہ دعوت الی اللہ کے لئے لٹریچر کے علاوہ تربیتی مضامین پر بھی لٹریچر شائع ہونا چاہیئے۔ نیز اپنے اپنے حلقہ میں بے پردگی کے انسداد کی مساعی تیز کرنی چاہیئے۔
س: ہر فرد جماعت کو قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ سیکھنے کی تحریک کب ہوئی۔
ج: قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثالث حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے ۴ر فروری ۱۹۶۶ء کو اس تحریک کا اعلان فرمایا کہ ہر فرد جماعت قرآن کریم ناظرہ پڑھنے اور ترجمہ سیکھنے کی طرف توجہ دے۔
س: بچوں اور عورتوں کو قرآن کریم پڑھانے کا اہم کام لجنہ کے سپرد کب ہوا؟
ج: ۴ر اپریل ۱۹۶۶ء کو حضور نے یہ کام لجنہ اماء اللہ کے سپرد فرمایا۔
س: تحریک وقفِ عارضی کی ابتداء کب ہوئی اور خواتین کو اس میں شمولیت کی اجازت کب ہوئی۔
ج:۔ ۱۸ر مارچ ۱۹۶۶ء کو تحریکِ وقفِ عارضی کی ابتدا ہوئی اور لجنہ اماء اللہ کی درخواست پر شوریٰ ۱۹۶۸ء کے موقع پر خواتین کو اس میں حصہ لینے کی اجازت ملی۔
س: تنظیم موصیات کب قائم ہوئی۔
ج: ۵ر اگست ۱۹۶۶ء کو قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثالث نے تنظیم موصیات قائم کرنے کا ارشاد فرمایا اور اُسکی نگران کا عہدہ نائب صدر موصیات مقرر فرمایا۔
س: قدرتِ ثانیہ کے دورِ ثالث کی تحریکات میں سے تیسری تحریک کونسی ہے۔
ج:۔ تحریک وقفِ جدید برائے اطفال و ناصرات قدرتِ ثانیہ کے دورِ ثالث کی تحریکات میں سے تیسری عظیم الشان تحریک ہے جسکا مقصد بچپن سے ہی بچوں اور بچیوں میں قربانی کی روح پیدا کرنا ہے۔
س: بیت نصرت جہاں (بیت الذکر ڈنمارک) کیلئے کل کس قدر چندہ خواتین نے جمع کیا۔
ج: تین لاکھ کی بجائے چھ لاکھ چھ ہزار چھ سو چھبیس روپیہ کی رقم ادا کی۔
س: ۱۹۶۶ء میں صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ اور سیدہ مہر آپا صاحبہ نے کن مقامات کا دورہ کیا۔
ج: پشاور۔ مردان۔ نوشہرہ۔ ایبٹ آباد۔ کیمبل پور۔ راولپنڈی۔ واہ کینٹ اور لاہور کی لجنات صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ اور سیدہ مہر آپا صاحبہ نے دورہ کیا۔
س: جلسہ سالانہ جنوری ۱۹۶۷ء کے موقع پر خواتین کو ٹھہرانے کے لئے کونسی عمارتیں استعمال میں آئیں۔ مستورات کی کل تعداد کتنی ہے۔
ج:۔ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ جامعہ نصرت اور نصرت گرلز ہائی سکول کی عمارتیں جلسہ سالانہ ۱۹۶۷ء کے موقع پر خواتین کی قیام گاہ کے طور پر استعمال ہوئیں۔ ان قیام گاہوں میں ۴۸۶۲ خواتین نے قیام کیا۔
س: بیت القمر دارالصدر غربی ربوہ کا نام کس نے تجویز کیا۔ اور پانچ ہزار روپیہ کا عطیہ کس نے دیا۔
ج:۔ یہ نام سیدنا حضرت فضلِ عمر نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے نام پر تجویز فرمایا تھا۔ محترمہ مجیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری شاہ نواز صاحب نے پانچ ہزار روپیہ کا عطیہ دیا۔
س: تیسری مرتبہ لوائے احمدیت کی تیاری میں کتنی رفیقات نے حصہ لیا۔
ج: بیس رفیقات نے لوائے احمدیت کی تیسری مرتبہ تیاری میں سلائی کے لئے حصہ لیا۔
س: بیت نصرت جہاں ڈنمارک کا سنگِ بنیاد کب اور کس نے رکھا۔
ج: ۶ر مئی ۱۹۶۶ء کو صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید نے بیت نصرت جہاں کا سنگِ بنیاد رکھا۔

مولانا غلام باری سیف

عمّال کو حضرت عمر فاروقؓ کی ہدایات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ابوعبیدہ بن جراح بڑے شجاع، زاہد، بے نفس تھے۔ شام کی افواج کے سپہ سالار تھے۔ شام کے سفر میں سیدنا عمر فاروقؓ نے فرمایا اپنی اپنی خواہش بیان کرو اور اپنی خواہش یہ بیان فرمائی کہ ایک مکان ہو جو سارے کا سارا ابوعبیدہ جیسے انسانوں سے بھرا ہوا ہو۔ جب شامی لشکر میں طاعون پھیلی۔ جنازے اٹھتے تو ابوعبیدہ خدا سے یوں التجا کرتے۔ اے اللہ کیا آلِ ابی عبیدہ کا اس میں حصہ نہیں۔ حضرت عمر نے انہیں اس وبا کے دنوں میں مدینہ واپس بلانا چاہا تو انہوں نے ادب اور اصرار سے وہاں رہنے کی اجازت چاہی۔ یہ ان دس خوش نصیب صحابہ میں سے تھے جنہیں صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیا میں جنت کی بشارت دی تھی۔ اُحد کے روز حضورؐ کے چہرہ مبارک میں جب خود کے دندانے گھس گئے۔ تو آپ نے دانتوں سے انہیں کھینچ کر نکالا جس کی بناء پر آپ کے سامنے کے دو دانت شہید ہو گئے تھے۔

ان کو حضرت عمر نے لکھا۔

خدا کا حکم اس وقت تک لوگوں میں محکم نہیں ہو سکتا جب تک گرہ کی طرح اس کو پختہ نہ کیا جائے۔ لوگوں کو اس میں کوئی کمزوری نظر نہ آئے۔ لوگوں سے کوئی کینہ نہ رکھا جائے اور خدائی احکام کے حدود اور نفوذ میں کسی ملامت گر کی ملامت کی پرواہ نہ کی جائے۔

ایک دوسرے موقعہ پر ابوعبیدہ کو لکھا۔ میں نے تمہیں جو خط لکھا ہے اس میں تمہارے اور اپنے بارہ میں کسی بھلائی میں کوتاہی اور کمی نہیں کی۔ پانچ باتوں کو مضبوطی سے تھامنا۔ تیرا دین بھی محفوظ رہے گا اور تیری خوش نصیبی ہو گی۔

۱۔ جب دو فریق تیرے سامنے پیش ہوں تو دلائل، شواہد اور قطعی غیر مبہم حلف سے کام لیں۔
۲۔ کمزور کو اپنے قریب کریں تاکہ اسے بات کرنے کی جرأت اور حوصلہ ہو۔
۳۔ غریب الدیار کا خیال رکھیں۔
۴۔ جب کوئی فرض کی ادائیگی میں باہر جائے تو اس کی غیبوبت میں اس کے اہل و عیال کی ضروریات اور حقوق کا خیال رکھیں۔
۵۔ اگر آپ کسی معاملہ کی تہ تک نہیں پہنچے تو دونوں فریق میں صلح کی کوشش کریں۔ والسلام علیک۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری۔ حاکم بصرہ کو لکھا۔ ابوموسیٰ لوگوں کو حاکم سے ایک قسم

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب نے ایسا نمونہ یادگار چھوڑا ہے جو آئندہ نسلوں کے لئے مشعل راہ ہے۔ آپ کی ایک خاص خوبی یہ تھی کہ دن رات کام کرتے تھے۔ کبھی یہ اظہار نہ کرتے کہ یہ میرے آرام کا وقت ہے۔ آخری بیماری میں بھی آپ زیادہ وقت کام کرتے رہے۔ چہرہ پر تکان کے آثار نہیں ہوتے تھے۔ ہمیشہ مسکراتے رہتے تھے۔ اپنے قول و فعل سے شرف انسانیت کا بہت لحاظ رکھتے ہر کس و ناکس کو بڑے پیار اور محبت سے ملتے۔ چھوٹوں اور بڑوں سب کی حسب مراتب تعظیم فرماتے۔ کسی کی دلشکنی نہیں کرتے تھے۔ ہر ایک کی خیر خواہی اور رہنمائی فرماتے۔

نماز باجماعت کا آپ بہت ہی اہتمام فرماتے۔ از حد مصروفیت کے باوجود نماز باجماعت کا التزام فرماتے (بیت الذکر) میں جانا گویا آپ کی روح کی غذا تھی جنازوں میں آپ بڑے اہتمام سے شامل ہوتے اور تدفین میں بھی شرکت فرماتے دینی شعار کو اپنانے کے لحاظ سے آپ عمدہ مثال تھے۔

آپ بڑے بے نفس انسان تھے مستغنی المزاج تھے۔ عجز و انکساری کا مجسم پیکر تھے۔ لباس بہت صاف ستھرا مگر سادہ ہوتا تھا۔ آپ دولت مند نہ تھے مگر طبیعت میں بہت بے نیازی اور سیری تھی۔

نظام امامت کی سختی سے پابندی کرنے والے تھے اور امامت کے لئے انتہائی احترام رکھتے تھے۔ نظام امامت کی اطاعت میں ہی آپ انتہائی کامیابی سمجھتے تھے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو جنت میں جگہ دے اور ہمیں توفیق دے کہ آپ کے نقش قدم پر چل کر سلسلہ احمدیہ کی خدمت کے لئے حضرت امام جماعت کی ہر آواز پر لبیک کہنے والے ہوں۔

(محمد امداد الرحمٰن صدیقی)

(۲)

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جماعت کے ان بزرگوں میں سے تھے جو بلاشبہ صداقت احمدیت کی چلتی پھرتی تصویریں ہیں۔ آپ ایک قادر الکلام اور فصیح البیان مقرر و خطیب عالم باعمل، تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے والے بزرگ اور نامور مربی تھے۔ زندگی کا ہر لمحہ احمدیت کے لئے وقف رہا۔ وہ امامت احمدیہ کے فدائی اور جاں نثار تھے۔ اور امام جماعت کی اطاعت اور فرمانبرداری ان کی زندگی کا طرۂ امتیاز تھا۔

ایک واقعہ یاد آیا حضرت مولانا نے فرزند عزیزم برادرم عطاء المجیب راشد ایم۔ اے نے جو تعلیم اسلام کالج میں طالب علمی کے دور میں ہمارے ساتھ تھے ایک امتحان میں حسب معمول یونیورسٹی میں اعلیٰ پوزیشن حاصل کرنے پر گولڈ میڈل حاصل کیا تو حضرت امام جماعت الثالث نے جو اس وقت کالج کے پرنسپل تھے۔ ان کے میڈل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مذاقاً فرمایا کہ دیکھنا یہ کہیں اباجی کو نہ دے دینا وہ اسے "الفرقان" میں لگا دیں گے۔ احباب جانتے ہیں کہ ماہنامہ الفرقان حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کی ادارت میں شائع ہونے والا جماعت کا ایک ممتاز اور مشہور علمی و دینی رسالہ ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس جملہ سے یہ امر ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت مولانا کو اس خالصتاً دینی اور جماعتی رسالہ سے کس قدر پیار تھا کہ وہ اپنا سب کچھ اس کے لئے قربان کرنے کو تیار ہو جاتے تھے۔

حضرت مولوی صاحب تعلیم الاسلام کالج میں ہمارے استاد بھی تھے اور ہمیں دینیات پڑھاتے تھے۔ اپنے شاگردوں کے ساتھ ان کا سلوک نہایت مشفقانہ اور پدرانہ ہوتا تھا۔ کبھی کسی سے سختی نہ کرتے اور کسی طالب علم سے کوئی غلطی ہو جاتی تو اس سے چشم پوشی کرتے اور زبانی وعظ و نصیحت پر ہی اکتفا کرتے۔

(محمد منظور صادق صاحب ایم اے
راولپنڈی)

نماز باجماعت پڑھنا اکیلے پڑھنے سے ۲۷ گنا زیادہ ثواب کا موجب ہے۔

(نظارت اصلاح وارشاد)

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب

محترم قاضی محمد رشید صاحب

موت کا ایک وقت مقدر ہے اور ہر انسان پر یہ وقت ضرور آتا ہے۔ مخلوقات میں سے اس بارے میں کسی کا استثناء نہیں ہے۔ انسان کی زندگی کا ایک نصب العین ہے۔ خوش اور مبارک وہ انسان ہے جو اپنی زندگی کے اوقات اس مقصد کے حصول کی خاطر صرف کرتا ہے۔ اور آخر کار سرخرو ہو کر اللہ تعالیٰ کے سامنے جاتا ہے اخویم محترم قاضی محمد رشید صاحب انہی لوگوں میں سے تھے جو مقدور بھر اپنے مقصدِ حیات کو پانے کے لئے کوشاں رہتے ہیں ۶۹/۷۰ برس کی عمر میں بھی انہوں نے اس جدوجہد کو جاری رکھا۔ آپ خاموشی سے خدمتِ دین کرنے والے انسان تھے راہ خدا میں مال خرچ کرنا ان کا شعار تھا (دعوت الی اللہ، اپنے دائرہ میں خوب کرتے تھے۔ میری موجودہ بیوی سے جو حضرت قاضی صاحب کی چھوٹی نسبتی بہن ہے میری شادی ۱۹۴۰ء میں ہوئی تھی اس وقت سے مجھے انہیں قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملتا رہا ہے۔ بہت تقویٰ شعار انسان تھے رشتہ داروں کے حقوق کا خاص خیال رکھتے تھے۔ ہمارے بزرگ حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی سے ان کی وفات تک قاضی صاحب نے نہایت ہی مخلصانہ اور خادمانہ تعلقات رکھے اور حضرت مولوی صاحب موصوف بھی اپنے دامادوں سے فرزندوں کی طرح بلکہ اس سے بڑھ کر حسن سلوک کرتے اور پیار رکھتے تھے۔ حضرت مولوی صاحب کی دلی خواہش تھی کہ ان کے لڑکوں اور لڑکیوں کے مکانات ربوہ میں ایک جگہ ہوں۔ مجھے جب محترم قاضی صاحب کے ساتھ جگہ خریدنے کی توفیق ملی تو وہ بہت خوش ہوئے اور قاضی صاحب بھی جو میرے ہم زلف تھے بہت مسرور تھے کہ اب تینوں بھائیوں کے علاوہ دو بہنوں کے گھر پاس پاس ہوں گے۔ گذشتہ سے پیوستہ سال جب بیت العطاء کی تعمیر شروع ہوئی تو اخویم قاضی صاحب نے بہت دلچسپی لی اور مفید مشورے دیئے اور مکمل ہونے پر بہت خوش ہوئے۔ حضرت قاضی صاحب کی زندگی ذکرِ الٰہی میں گزرتی تھی۔ اپنے بچوں اور بچیوں کی تربیت کا بہت اہتمام فرماتے تھے اور یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل تھا کہ انہیں اس پہلو سے آنکھوں کی ٹھنڈک حاصل رہی اور وہ اس دنیا سے خوشی کے ساتھ گئے ہیں۔

جہاں تک گھر اور اولاد کا تعلق ہے حضرت قاضی صاحب خاص خوش بخت انسانوں میں شامل ہیں۔ حضرت قاضی صاحب کو اپنے مربی سلسلہ بھائی مولوی محمد سعید صاحب انصاری واقفِ زندگی کا ذکر کر کے بہت مسرت حاصل ہوتی تھی۔ کہ میرے بھائی کو دُور دراز علاقوں میں رہ کر خدمتِ دین کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ انصاری صاحب سالہا سال بورنیو سنگاپور وغیرہ میں دینی خدمات بجالاتے رہے ہیں۔ صلہ رحمی میں حضرت قاضی صاحب نمونہ تھے۔ انہوں نے اپنی بیوہ ہمشیرہ اور ان کے چھوٹے بچوں کو اپنے مکان میں رکھا کہ ہمیشہ ان کی ہمدردی کی اور حق ادا کیا۔ مکان پاس ہونے کی وجہ سے اور رشتہ داری کے باعث میرے بچوں سے بھی بہت محبت و انس فرماتے اور تعلیمی ہدایات اور مشورے بھی دیتے رہتے تھے۔ انکی بیماری کے آخری ایام میں جب کہ میں مشرقی پاکستان کے سفر پر تھا میری چھوٹی بچی عزیزہ امۃ الرفیق کو پرائمری میں سرکاری وظیفہ ملا تو قاضی صاحب بہت خوش ہوئے اور بچی کو اپنے پاس سے بھی خاص انعام دیا۔ میں جب مشرقی پاکستان کے سفر پر روانہ ہونے لگا تو ان کی حالت کمزور ہی تھی۔ میں پروگرام بتا کر دعا کرتے ہوئے روانہ ہو گیا۔ ان دنوں میری اہلیہ بھی بیمار تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری بیوی تو چار پانچ روز میں صحت یاب ہو گئیں۔ حضرت قاضی صاحب کی بیماری بڑھتی گئی۔ عزیزم مولوی ابوالمنیر صاحب نے بتایا ہے کہ قاضی صاحب پوچھتے رہتے تھے کہ مولوی صاحب کب واپس آئیں گے۔ آج کتنے دن واپسی میں رہتے ہیں۔ آج کتنے دن رہتے ہیں۔ میں ۲۲ فروری کی شام کو واپس ربوہ پہنچا۔ اسی وقت ان کو دیکھنے گیا۔ حالت تشویشناک تھی اور بظاہر آخری ایام تھے۔ ضعف بہت زیادہ تھا اور غنودگی طاری تھی۔ مجھ سے خیریت پوچھنے کے بعد تین دفعہ سلام کا لفظ دہرایا اور پھر اپنے ایک بچے کو اس کا نام لے کر سلام کیا اور پھر یہ فقرہ ان کی زبان پر تھا "میری بہن کو سلام" اس آخری فقرہ پر میری طبیعت پر خاصی رقت طاری ہو گئی اور میں نے کہا کہ انہوں نے صلہ رحمی کا حق ادا کر دیا ہے دو اڑھائی روز بعدِ ازاں زندہ رہے مگر کبھی غنودگی ہوتی تھی اور کبھی پہچانتے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکیم عبدالحمید اعوان

البیرونی

موجودہ روسی ترکستان جو ان دنوں ایران کا حصہ تھا اس کے شہر خیوا کے نواح (بیرون شہر) کے ایک غریب اور گمنام خاندان میں ۴ ستمبر ۹۷۳ء کو برہان الحق محمد ابن احمد المعروف البیرونی کی پیدائش ہوئی۔ آپ کو تحصیل علم کا شوق بہت زیادہ تھا۔ ابی نصر منصور بن علی جیسے بلند پایہ ریاضی دان نے آپ کے علم کی بنیاد قائم کی۔

تیئیس برس تک اپنے وطن کی پریشان حالی کے باعث آپ نے ہجرت کر کے شہر رے میں کچھ عرصہ غربت اور تنگدستی میں گذارا پھر پہلے طبرستان کے صاحب علم و فضل حاکم شمس المعالی قابوس کے بلانے پر اس کے پاس چلے گئے۔ بعد ازاں خوارزم کے حاکم علی بن مامون کی دعوت پر ان کے پاس آ کر اپنے وطن کو علم و حکمت سے فیض یاب کرنے لگے۔

علی بن مامون کی وفات پر ان کا بھائی ابوالعباس جو محمود غزنوی کا بہنوئی بھی تھا تخت پر بیٹھا یہ بادشاہ خود بھی بہت بڑا عالم اور عالموں کا قدردان تھا۔ اس کے دربار میں بخارا سے حکیم بوعلی سینا بھی پہنچا۔ البیرونی نے اس دربار میں ابھی سات برس ہی گذارے تھے کہ ابوالعباس الپتگین کے ہاتھوں مارا گیا اور محمود غزنوی نے علماء و فضلاء کو اپنے دربار میں بلا لیا۔

پینتالیس برس کی عمر میں آپ غزنی پہنچے جہاں آپ نے فلکیاتی مطالعہ کے لئے رصدگاہ قائم کی اور اصطرلاب ایجاد کی۔ چونکہ غزنی کی فوج اور کاروبار میں ہندو بہت تھے یہاں آپ کو ہندی علوم اور مذہب و فلسفہ سے تعارف ہوا اور آپ نے ہندوستان پہنچ کر سنسکرت سیکھنے اور ہندی علوم حاصل کرنے کا ارادہ کر لیا۔ جب محمود غزنوی نے سترھویں حملہ کے بعد ہند میں اپنی سلطنت قائم کی تو آپ ہند میں رک کر ۱۰۱۰ھ سے ۱۰۲۰ھ تک یہاں کی تہذیب اور تمدن کا مطالعہ کرتے رہے جسے بعد میں آپ نے اپنی مشہور تصنیف "کتاب الہند" میں تحریر فرمایا۔

سنسکرت سیکھنے کے بعد آپ نے وید۔ پران۔ رامائن۔ مہابھارت بھگوت گیتا۔ منوسمرتی۔ برہمن سدھانت جیسی مذہبی کتب کا مطالعہ کیا اور جیومیٹری اور بطلیموسی علوم کا سنسکرت میں ترجمہ کیا۔ آپ نے گیتا کا ترجمہ نثر میں کیا۔ آپ نے بتایا کہ سنسکرت کے تقریباً ڈھائی ہزار الفاظ عربی میں موجود ہیں۔

جب محمود غزنوی نے ہند میں اپنا سکہ رائج کیا تو آپ کے مشورہ سے عربی کے ساتھ ساتھ سنسکرت زبان بھی استعمال کی گئی اور سکہ کی تاریخ اجراء کے ساتھ کلمہ طیبہ عربی کے علاوہ سنسکرت میں بھی کندہ کیا گیا۔ انہوں نے ایک سکہ پر بسم اللہ بھی کندہ کرائی۔ بسم اللہ کا ترجمہ یہ تھا۔ اویکتانام جبکہ کلمہ طیبہ کا ترجمہ یوں تھا۔ اویکم ایکم۔ محمد اوتار۔ اس سکہ پر ٹکسال کا نام محمود پور لکھا ہے۔ جو لاہور کو کہتے تھے۔

آپ نے جہلم کے قریب نندنہ کے پہاڑی مقام سے زمین کا جو محیط اور قطر ناپا تھا۔ آج کے جدید آلات سے کی گئی پیمائش سے اس میں معمولی سا فرق ہے۔ آپ نے زمین کی تہوں کے مطالعہ سے زمین کی عمر کا جو حساب نکالا تھا آج کے سائنسدان بھی زمین کی خشکی کی وہی عمر نکالتے ہیں۔ یہ انکشاف بھی سب سے پہلے آپ ہی نے کیا کہ وادی سندھ کسی دور میں سمندر کی تہہ تھی جو آہستہ آہستہ مٹی سے بھرتی اور وجود میں آ گئی۔

حساب کے ذریعہ قبلہ کی سمت کا تعین بھی سب سے پہلے آپ ہی نے کیا جغرافیہ میں عرض البلد اور نصف النہار بھی آپ ہی نے معلوم کئے۔ آپ ہی نے بتایا کہ خط استوا پر زمین کا قطر سب سے زیادہ ہے اور اس سے اوپر اور نیچے کم ہوتا چلا جاتا ہے۔

آپ پامسٹری۔ طب۔ ریاضی۔ فلسفہ تاریخ۔ تقویم۔ مذاہب۔ کیمیا۔ طبیعات کے عالم اور مشہور ادیب و شاعر تھے۔ آپ کو اپنی مادری زبان فارسی کے علاوہ عربی۔ شامی۔ عبرانی۔ یونانی۔ سریانی سنسکرت اور ترکی پر بھی عبور حاصل تھا۔ اپنے آخری ایام میں گو بدن سے طاقت رخصت ہو چکی تھی مگر کام کی لگن برقرار تھی۔ آپ زندگی کے آخری سانس تک علم حاصل کرتے رہے۔ آپ اہل دنیا کے لئے تقریباً ایک سو کاسی کتب کا خزانہ چھوڑ گئے۔ آپ کی تاریخ وصال ۱۱ ستمبر ۱۰۵۱ء بروز جمعہ ہے۔

بقیہ: صہ ۵ سے آگے

تھے اور کبھی کبھی کوئی بات بھی کر دیتے تھے۔ حضرت قاضی صاحب کی بیماری میں ان کے سبھی رشتہ داروں نے خدمت کی ہے۔ بچے بچیوں اور ان کی اہلیہ محترمہ نے دن رات انہیں آرام پہنچانے کی کوشش کی۔ عزیزان پروفیسر مبارک احمد صاحب انصاری اور پروفیسر رفیق احمد صاحب ثاقب نے بھی ہر طرح خدمت کی۔ ثاقب صاحب کو آخری ایام میں غیر معمولی خدمت کی توفیق ملی۔

وفات سے ایک دن پیشتر تجویز ہوا کہ سرگودھا ملٹری ہسپتال میں ان کا معائنہ اور علاج کرایا جائے مگر ان کے ضعف کی وجہ سے ان کا یہ جانا بھی مشکل نظر آتا تھا۔ ایمبولینس کا انتظام ہو گیا مگر حضرت قاضی صاحب کو ربوہ سے باہر جانا پسندیدہ نہ تھا لیکن تیمارداروں کی خواہش پر خاموش ہو گئے۔ آخر وہاں پر ہی دوسرے روز واصل باللہ ہو گئے

حضرت قاضی صاحب کے حالات پر یہ سرسری سا شذرہ ہے۔ آپ کی دینی خدمات کی وجہ سے آپ کو قطعہ خاص بہشتی مقبرہ میں جگہ ملی اور جمعہ کے مبارک دن میں ہزارہا نیک مردوں اور عورتوں نے جمعہ کی نماز کے بعد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کی اقتداء میں آپکی نماز جنازہ ادا کی اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے اپنے بندے قاضی محمد رشید کو اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے اور ہمیشہ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی ساری اولاد اور جملہ متعلقین کا حامی و ناصر ہو اور ان سب کو خادم دین بنائے۔

بقیہ: صہ ۴ سے آگے

کا انقطاع ہو جاتا ہے۔ اس بارہ میں تیرے لئے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔ خدا تمہیں اس سے محفوظ رکھے۔ خدا کی حدود کو قائم کرو لوگوں کی فریاد رسی کے لئے وقت مقرر کرو خواہ تھوڑا ہی ہو۔

جب دین اور دنیا دونوں کا مقابلہ ہو تو دین کو ترجیح دینا۔ آخرت کے عمل کی تائید کرنا کہ دنیا فانی ہے اور آخرت باقی رہنے والی ہے۔ خدا کے مال کے معاملہ میں سخت محتاط رہو۔ فساق پر نظر رکھنا۔ انہیں اپنے خلاف اکٹھا نہ ہونے دینا۔

والیٔ شام حضرت معاویہ کو لکھا۔

اپنے اور لوگوں کے درمیان روکیں کھڑی نہ کرنا۔ کمزور کو اپنے قریب کرنا تاکہ جرأت سے وہ اپنی بات کہہ سکے۔ اجنبی کے حقوق کا خیال رکھنا۔ وطن سے دوری بعض اوقات کئی پریشانیاں اور مسائل پیدا کر دیتی ہے اور وہ حقوق سے محروم رہ جاتا ہے اور اس کی جرأت مفقود ہو جاتی ہے۔

(ازالۃ الخفاء صہ ۱۹۲، ۱۹۱)

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۳۶۲ میں عصمت بیگم زوجہ چوہدری ظفر سلطان احمد صاحب قوم جٹ اولکھ پیشہ خانہ داری عمر ۵۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱/۱۱ دارالصدر غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۱-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) ترکہ والد صاحب ۵ ایکڑ زرعی زمین واقع چک $\frac{146}{R-B}$ ضلع فیصل آباد جس کے وارث والدہ صاحبہ دو بھائی اور پانچ بہنیں ہیں۔ (۲) زیور طلائی وزنی ۶۰۰ ـــ ۱۳۳ گرام مالیتی ۸۰۰۴۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ۔ عصمت بیگم ۱۱/۱ دارالصدر غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری ظفر سلطان احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ساجد سلطان احمد وصیت نمبر ۲۲۲۳۷ پسر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۳۶۳ میں سائراں بی بی بیوہ چوہدری عبدالعزیز صاحب قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن چک ۲۷ ج ب کلاں ضلع فیصل آباد۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۱-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) ترکہ خاوند تین کنال ترکہ والد صاحب ۴ ۱/۲ ایکڑ کل زرعی زمین ۴ ایکڑ ۷ کنال واقع چک ۲۷ ج ب ضلع فیصل آباد مالیتی -/۹۰,۰۰۰ر۳ روپے (۲) حق مہر -/۳۲ روپے وصول شدہ اس وقت مجھے مبلغ -/۹,۰۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ۔ سائراں بی بی بیوہ چوہدری عبدالعزیز چک ۲۷ ج ب P.O ۵۶ ج ب ضلع فیصل آباد۔ گواہ شد نمبر ۱۔ شریف احمد پسر موصیہ گواہ شد نمبر ۲۔ مبارک احمد صدر جماعت احمدیہ چک ۲۷ ج ب ضلع فیصل آباد۔

مسل نمبر ۲۸۳۶۵ میں نور جہاں بیگم زوجہ ناصر احمد منیر قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۶۹/۸ گڑھی اعوان حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰-۸-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی زیورات آٹھ تولہ مالیتی ۲۸ ہزار روپے۔ (۲) حق مہر -/۲۵۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ۔ نور جہاں بیگم زوجہ ناصر احمد منیر ۱۶۹/۸ گڑھی اعوان حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمود ناصر ثاقب وصیت نمبر ۲۵۰۹۹ مربی سلسلہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ نصیر احمد شریف وصیت نمبر ۲۶۲۱۸۔

مسل نمبر ۲۸۳۶۶ میں رشیدہ بیگم زوجہ چوہدری محمد خان باجوہ قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۵۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بن باجوہ P.O خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰-۸-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی بصورت حق مہر وزنی ۔ ا تولہ مالیتی -/۳۰,۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رشیدہ بیگم زوجہ چوہدری محمد خان باجوہ ساکن بن باجوہ P.O خاص ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد شعیب طاہر مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۶۳۱۸۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ظہور احمد باجوہ پسر موصیہ مسل نمبر ۲۸۳۶۷۔

مسل نمبر ۲۸۳۶۷ میں ظہور احمد باجوہ ولد محمد خان باجوہ قوم باجوہ پیشہ دکاندار عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بن باجوہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰-۸-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۶,۰۰۰ روپے سالانہ بصورت دکانداری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ظہور احمد باجوہ دکاندار بن باجوہ P.O خاص ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد شعیب مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۶۳۱۸۔ گواہ شد نمبر ۲۔ نصر اللہ باجوہ ساکن بن باجوہ ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۸۳۶۸ میں رسول بی بی بیوہ رحمت خان صاحب۔ قوم گوندل پیشہ خانہ داری عمر ۵۸ سال بیعت ۱۹۶۵ء ساکن لطیف نگر ضلع میر پور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۱۰-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) ترکہ خاوند ۱ ۱/۲ ایکڑ زرعی زمین مالیتی -/۹,۰۰۰ روپے۔ (۲) ترکہ خاوند مکان مالیتی -/۲,۰۰۰ روپے میرا حصہ ۱/۸ -/۲۵۰ روپے۔ (۳) بھینس مالیتی -/۱۰,۰۰۰ر۱ روپے۔ (۴) حق مہر -/۳۲ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں اور مبلغ تین ۳ صد روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ۔ رسول بی بی بیوہ رحمت خان ساکن لطیف نگر P.O محمد آباد ضلع میرپور خاص سندھ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ خلیل احمد تنویر وصیت نمبر ۲۳۶۴۸۔ گواہ شد نمبر ۲۔ نور الٰہی وصیت نمبر ۱۸۸۰۸

مسل نمبر ۲۸۳۶۹ میں ندیم کوثر ولد عبدالرشید کوثر قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۱۰ ڈی ماڈل ٹاؤن لاہور حال نوشہرہ کینٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۱-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) موٹر کار مالیتی -/۰۰,۰۰۰ر۱ روپے اس وقت مجھے مبلغ -/۱,۰۰۰ روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ سندھ کے نئے وزیر اعلیٰ سید مظفر شاہ کو سندھ اسمبلی نے متفقہ طور پر اعتماد کا ووٹ دے دیا ہے۔

○ سندھ کی سیاست میں ڈرامائی تبدیلی آگئی ہے۔ سابق نگران وزیر اعظم غلام مصطفیٰ جتوئی نے محترمہ بے نظیر بھٹو سے مفاہمت کر لی ہے۔ دوسری طرف اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کے لئے محترمہ بے نظیر بھٹو نے نئے وزیر اعلیٰ سید مظفر شاہ سے تعاون کیا پیپلز پارٹی کے مسٹر افتخار گیلانی نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی نے انتقام نہ لینے کی یقین دہانی پر مظفر شاہ کو ووٹ دیئے افتخار گیلانی نے بتایا کہ جتوئی گروپ سے مفاہمت کے بعد ہم حکومت بنانے کی پوزیشن میں تھے اور ڈیڈ لاک بھی پیدا کر سکتے تھے۔ لیکن اس صورت میں وفاقی حکومت اسمبلی توڑ سکتی تھی۔

○ پی ڈی اے سے علیحدہ ہونے والے اراکین سندھ اسمبلی واپس پیپلز پارٹی میں آگئے ہیں۔ پی ڈی اے نے دعویٰ کیا ہے کہ اس کو ۱۵ اراکین کی حمایت حاصل تھی۔ پی ڈی اے اور جتوئی کی مفاہمت کے بعد ان کی حکومت بننے کے امکانات روشن ہو گئے تھے مگر اس صورت میں اسمبلی کے ٹوٹنے کا خطرہ تھا۔

○ سید مظفر شاہ نے وزارت اعلیٰ کا منصب سنبھالنے کے بعد محترمہ بے نظیر بھٹو کا شکریہ ادا کیا۔

○ قومی محاذ آرائی کے سربراہ معراج محمد خان نے کہا ہے کہ جی ایم سید جرأت مند آدمی ہے میں اسے غدار نہیں کہہ سکتا انہوں نے کہا کہ اگر صوبائی خود مختاری نہ دی گئی تو ملک کا شیرازہ بکھرتا رہے گا۔ انہوں نے کہا اسمبلیوں میں دہشت گرد بیٹھے ہیں۔

○ اے این پی کے سربراہ مسٹر اجمل خٹک نے لاہور میں کہا ہے کہ صدر۔ وزیر اعظم اور فوج میں رسہ کشی سے حالات تشویشناک ہو رہے ہیں۔ ملکی سلامتی کے تحفظ کی بجائے کرسی مضبوط کرنے کی سازشیں ہو رہی ہیں۔

○ صوبہ سرحد میں بلدیاتی انتخابات ۱۶ مئی کو ہوں گے۔

○ جھنگ میں قومی اسمبلی کی نشست جیتنے والے سپاہ صحابہ کے مولانا اعظم طارق نے دعویٰ کیا ہے کہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ غلام حیدر وائیں سپاہ صحابہ کی تائید کی وجہ سے اپنی نشست سے جیت سکے تھے اگر یہ دعویٰ غلط ہے تو وہ استعفیٰ دے کر دوبارہ انتخاب لڑ کر دیکھ لیں۔

○ باوثوق ذرائع نے بتایا ہے کہ سانحہ بہاولپور جس میں صدر ضیاء الحق ہلاک ہوئے تھے کی تفتیش کے بعد بعض سرکاری افسروں اور مذہبی و سیاسی کارکنوں پر مقدمات چلانے کے لئے حکومت کی اجازت حاصل کی جا رہی ہے صدر اور وزیر اعظم کی منظوری کے بعد گرفتاریوں کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔

○ کوآپریٹو اداروں کے معاملات کی چھان بین کرنے والے کمیشن نے تین ماہ کی تحقیقات کے بعد ۸۰۰ صفحات پر مشتمل اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے۔

○ سندھ کے لیڈر پیر صاحب پگاڑا نے نئے وزیر اعلیٰ کے تقرر پر کہا ہے کہ اس وقت میرے پاس کوئی خبر نہیں۔

○ سینیٹر قاضی عبد اللطیف نے کہا ہے کہ سندھ کے نئے وزیر اعلیٰ کا انتخاب دراصل غلام مصطفیٰ جتوئی کی کامیابی ہے۔

○ ملک میں دفاعی اخراجات ۸۰ ارب روپے کے ہوں گے۔ دفاعی بجٹ کم کرنے کے بارے میں آئی ایم ایف کا مطالبہ حکومت نے مسترد کر دیا ہے۔

○ آل پارٹیز کانفرنس رمضان کے دوران افطار پارٹیوں کے ذریعے رابطہ عوام مہم چلائے گی۔ اے پی سی کے لانگ مارچ کا تیسرا مرحلہ رمضان کے بعد شروع ہو گا۔

○ فرانس پاکستان کو ایک چھوٹا ایٹمی ری ایکٹر دیگا۔

○ عالمی بنک نے حکومت پنجاب کو وارننگ دی ہے کہ اگر انہوں نے ترقیاتی کام نہ کئے تو ساڑھے ۵ ارب روپے کی امداد روک لی جائے گی۔

غیر ملکی خبریں

○ عالمی عدالت انصاف لیبیا کا موقف سننے پر راضی ہو گئی ہے۔ لیبیا نے امریکہ اور برطانیہ کی طرف سے اپنے دو اہلکاروں کو ان ملکوں کے حوالے کرنے کے خلاف دباؤ ڈالنے سے باز رکھنے کے لئے یہ درخواست دائر کی ہے۔

○ اسلامی سالویشن فرنٹ نے دھمکی دی ہے کہ اگر فرنٹ کے خلاف حکومت کی کارروائیاں جاری رہیں تو الجزائر میں خانہ جنگی شروع ہو سکتی ہے۔

○ بنگلہ دیش کے کمشنر برائے مہاجرین نے کہا ہے کہ برما کی طرف سے مہاجرین کی آمد نے بنگلہ دیش کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں نے سری نگر کے ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر کو اغوا کر لیا ہے۔ مختلف مقامات پر جھڑپوں میں ۱۸ بھارتی فوجی ہلاک ۸ شہری شہید ہو گئے۔ کوئی اخبار شائع نہ ہوا۔ صحافی سڑکوں پر دھرنا مار کر بیٹھ گئے۔

والدینِ وقفِ نو کے لئے
خوشخبری
وقفِ نو سکول کی کتب پر ۲۰ فیصد رعایت حاصل کریں
رؤف کاپی ہاؤس اقصیٰ چوک ربوہ
فون پی۔پی ۷۲۹

بقیہ: صـ۷ سے آگے

جائے۔ العبد۔ ندیم کوثر آرڈیننس آفیسرز میس نوشہرہ کینٹ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ طاہر احمد طاہر نوشہرہ کینٹ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ سعید احمد کسی محلہ نوشہرہ۔

کیا آپ کے بچے صحت مند ہیں؟

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کسی قسم کی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں:-

BABY TONIC	۱۰/-	۱۔ بے بی ٹانک (دودھ پیتے بچوں کیلئے)
BABY GROWITH COURSE	۳۰/-	۲۔ بے بی گروتھ کورس (۱۰ سال تک کے بچوں کیلئے)
BODY BUILDING COURSE	۱۰۰/-	۳۔ کمزوری جسم کورس (نوجوانوں کیلئے)
DWARFISHNESS COURSE	۱۰۰/-	۴۔ چھوٹا قد کورس (۵ سال سے ۲۰ سال تک کی عمر کیلئے)
BED URINE COURSE	۳۵/-	۵۔ بول بستری کورس
MITI CHOUR COURSE	۲۰/-	۶۔ مٹی چھوڑ کورس
MARASMAS COURSE	۵۰/-	۷۔ سوکھا پن کورس (بچوں کا)
SLOWDENTITION CURE	۲۰/-	۸۔ آہستہ دانت نکالنا کیور
IRREGULAR TEETH CURE	۲۰/-	۹۔ بے ترتیب دانت کیور

• ڈاکٹرز اور سٹاکسٹس کیلئے معقول کمیشن • تین صد یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی • مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے خرید فرمائیں یا براہ راست بذریعہ ڈاک ہم سے منگوائیں

• لاہور: کیور ٹیو سٹورز اچھرہ شاپنگ سنٹر اچھرہ • فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار • راولپنڈی: شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال صدر • پشاور: ہومیو میڈیکل سنٹر نزد ڈاکخانہ سکندر پورہ پشاور شہر • کوئٹہ: ہومیو پیتھک ڈاکٹر بشارت احمد دوکان ۲۴ خوجک روڈ پشین اڈہ • ملتان: ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین ملک صدر بازار • کراچی: صدر میڈیکل سٹور بالمقابل امپریس مارکیٹ صدر کراچی • حیدر آباد: ابن سینا میڈیکل سٹور گاڑی کھاتہ • سیالکوٹ: ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ • گوجرانوالہ: کیور ٹیو میڈیسن سروسز گلی حاجی عبد العزیز باغبانپورہ

کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
فون ۷۷۱، ۶۰۶